نظم- تاریخ میں تفریق

گاؤں میں سر پہ مقرر ہیں وڈیرے میرے
راہ میں افسر و سالار لٹیرے میرے

عدلیہ ایک زمانے سے ہے راشی میری
سب کو درکار فقط جامہ تلاشی میری

ایسا پہلے بھی بہت بار ہُوا ہے شاید
تنگ انسان پہ گھربار ہُوا ہے شاید

تب تو ہجرت پہ نکلنے میں اماں ہوتی تھی
دُور افتاد میں امیدِ نہاں ہوتی تھی

اب پرائے بھی مہاجر سے سند مانگتے ہیں
علم کو دیکھتے ہیں اور خرد مانگتے ہیں

کوئی ڈگری کا وہ قرطاس کہاں سے لائے
ایک مزدور وہ میراث کہاں سے لائے

یہ جو تاریخ ہے جب خود کو یہ دہراتی ہے
کم زیادہ سہی تفریق تو رہ جاتی ہے

Faqeer Sein